السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتنی مسافت ہو تو مسافر کے لئے فرض نماز قصر کرنا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وہ مسافت جس میں نماز قصر کرنا جائز ہے حسب ذیل ارشاد باری تعالی :

فَلَيسَ عَلَيكُم جُناحٌ أَن تَقصُروا مِنَ الصَّلوٰةِ إِن خِفتُم أَن يَفتِنَكُمُ الَّذينَ كَفَروا ... ١٠١ ... سورة النساء

"اور جب تم سفر کو جاؤ تو تم کچھ گناہ نہیں کہ نماز کو کم کر کے پڑھو بشرطیکہ تم کو خوف ہو کہ کافر لوگ تم کو ایذاء دیں گے ۔ "

مطلق ہے اور اس کی کوئی تعین نہیں کی گئی ہے کہ یہ مسافت طویل ہو یا قصیر لہذا بعض اہل علم کا یہ قول ہے کہ ہر وہ مسافت جسے عرف میں سفر کہا جا سکتا ہو اس میں نماز کی قصر کی جا سکتی ہے کیونکہ کتا و سنت میں لفظ ضرب (زمین میں سفر کرنا) مطلقاً استعمال ہوا ہے جب کہ اہل علم کی ایک جماعت نے اس کی اس طرح حد بندی بھی کی ہے کہ جب مسافت درمیانے درجہ کے دو دن کی ہو یعنی قریباً اسی (80 کلو میٹر ہو تو پھر قصر کرنی چاہیئے لیکن زیادہ صحیح پہلا قول ہے کہ معین مسافت کی حد بندی نہیں بلکہ جسے عرفاً سفر کہا جائے اس میں نماز قصر کرنا جائز ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص523

محدث فتویٰ